بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچی کا نام حلیمہ رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا لڑکی کا نام "حلیمہ" رکھنا جائز ہے؟

جواب

"حلیمہ"، حلیم کی مؤنث ہے، جس کا معنی ہے: "بردبار، متحمل مزاج خاتون"، اور یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضائی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی ہے، لہذا یہ نام رکھنا جائز بلکہ بہتر ہے؛ کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے نیک لوگوں کے نام پر ہی نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، نیز امید ہے کہ ان صحابیہ کی برکت بھی بچی کے شامل حال ہوگی۔

المنجد میں ہے "حلُمَ (ک) حِلماً: درگزر کرنا۔ بردبار ہونا۔ صفت (حلِیم)۔ مؤنث حَلیمۃ" (المنجد، ص: 173، مطبوعہ: لاہور)

القاموس الوحید میں ہے "الحلیم: بردبار، دانش مند، متحمل مزاج۔" (القاموس الوحید، صفحہ 372، مطبوعہ: لاہور)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الاصابۃ فی تمییز الصحابہ میں صحابیات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حليمة السعدية: مرضعة النبيّ صلى الله عليه وسلم" ترجمہ: حلیمہ سعدیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ (صحابیہ) ہیں۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، جلد 8، صفحہ 87، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نیکوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب:

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 58، حدیث 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا، انبیاء واولیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے، جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں، جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں، ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین وبزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مراٰۃ المناجیح میں فرماتے ہیں : "بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمٰعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ انشاء اللہ بخشا جائے گا۔"(مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 30، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نوٹ : ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات اور بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتاب "نام رکھنے کے احکام" کا مطالعہ کیجئے۔ نیچے دیئے گئے لنک سے آپ اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر : WAT-5502

تاریخ اجراء : 29ربیع الثانی 1448ھ/12اکتوبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net